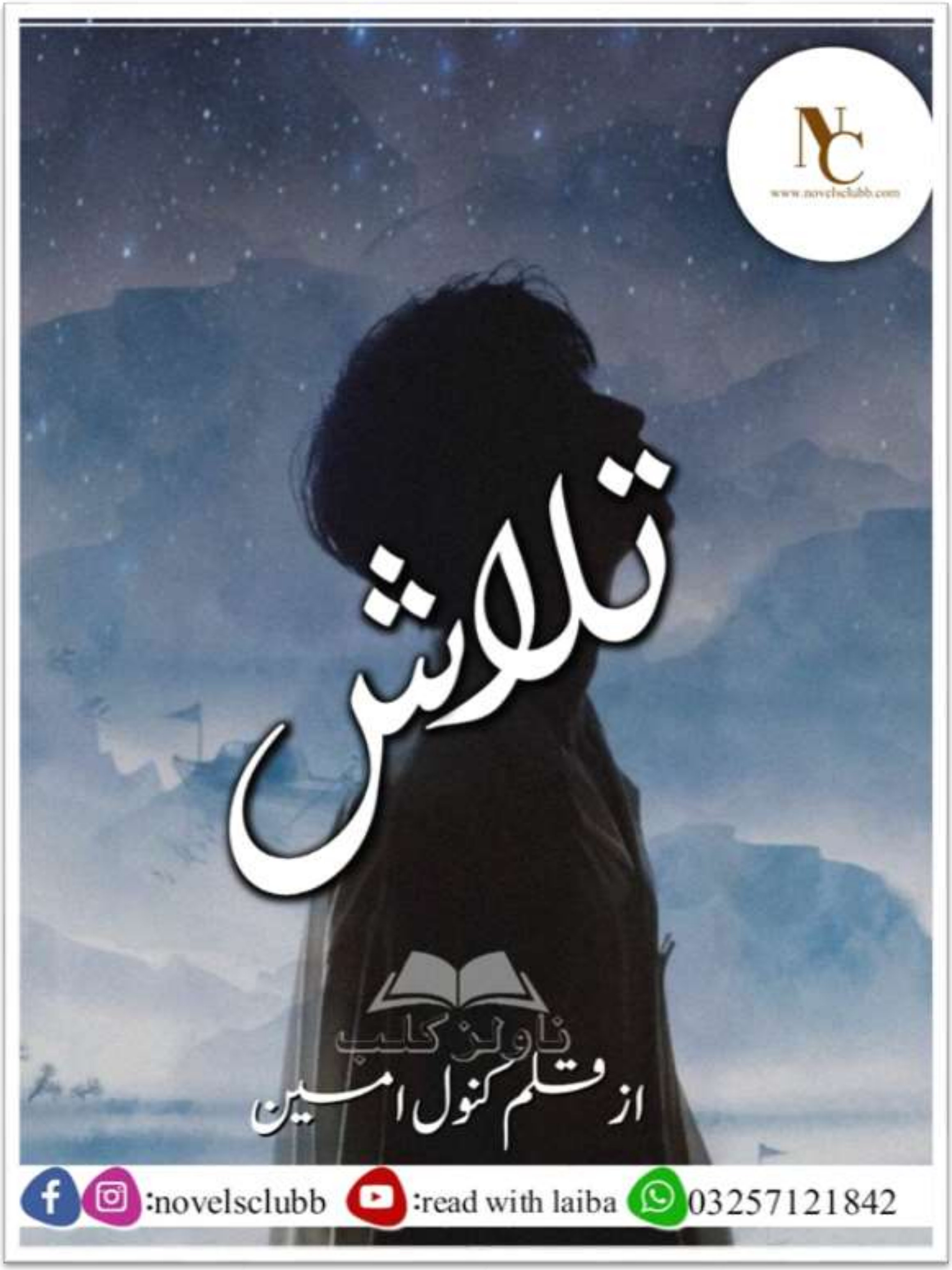
www.novelsclubb.com
تلاش
ناولز کلب
از قلم کنول امین
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

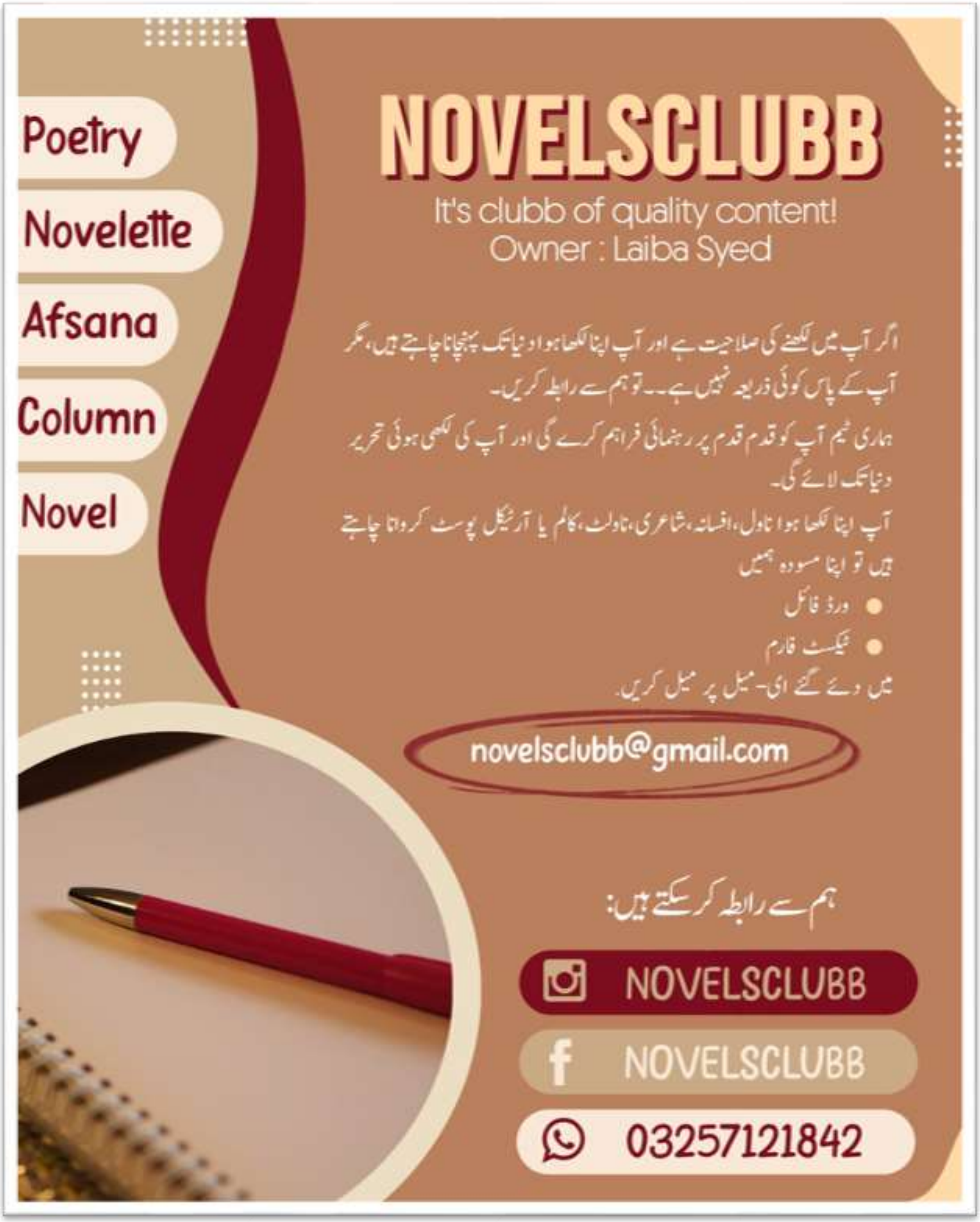

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تلاش

از قلم

کنول امین

www.novelsclubb.com

بارش کے بعد موسم کے خوشگوار ہونے سے اسلام آباد کے مکینوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ۔اسی حسین موسم سے لطف اندوز ہونے کیلیئے چالیس سالہ ارتضیٰ اپنے گھر کے پاس والے پارک آگیا۔وہ گھر سے کم وبیشتر نکلنا ہی پسند کرتا اور لوگوں سے زیادہ میل ملاپ کا قائل نہیں تھا۔جو انسان اس سے بات کرتا یقیناً ان کا دن اچھا گزرتا مگر بلا وجہ وہ ہر ایک پر قیمتی الفاظ ضائع کرنے سے گریز کرتا۔

چہل قدمی کے دوران اس کی نظر بینچ پر بیٹھے ایک لڑکے پر گئی جس کی عمر تقریباً اٹھارہ انیس برس کے قریب تھی۔ایسے تو اور بھی بہت سے لوگ وہاں موجود تھے مگر وہ لڑکا ذرا پریشان لگ رہا تھا۔بے چینی سے اپنے پاؤں کو ہلانا،اپنی ہتھیلیوں کو گھورتے رہنا یا نظریں کسی ایک نقطے پر مرکوز کر کے بس دیکھتے جانا،خود کو منع کرنے کے باوجود اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آخر وہ اس لڑکے کے پاس چلا گیا۔

"کیسے ہو بیٹا" کچھ سمجھ نہ آنے پر اس نے آخر یہی سوال کر دیا۔

لڑکے نے بس نظریں اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھا۔سیاہ بال، بھوری آنکھیں کھڑی مغرور ناک اور عنابی ہونٹ، اس ایک نظر میں اس نے ارتضیٰ کا سر تاپاہ جائزہ لیا اور بھنویں اچکادی جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ کیا آپ مجھ سے ہی مخاطب ہیں۔

"میں یہاں بیٹھ جاؤں ؟؟"اسے خاموش دیکھ کر اس نے دوبارہ گفتگو کا سلسلہ جوڑا۔

اس لڑکے نے ذرا کھسک کر ارتضیٰ کو بیٹھنے کی جگہ تھی مگر اس کی خاموشی ہنوز برقرار تھی ۔ارتضیٰ نے ایک سرد آہ خارج کی اور اس کے پاس بیٹھ گیا۔"کیا کرتے ہو ؟"ایک اور سوال کیا گیا مگر مقابل غالباًخاموش رہنے کا عہد کیے بیٹھا تھا۔"اوہ!!بہت معذرت بیٹا مجھے علم نہیں تھا کہ تم بول نہیں سکتے."ارتضیٰ نے اس لڑکے کو پہلے کہی بولتے دیکھ رکھا تھا لہذا اب کی بار اس نے ہاتھوں کے اشارے سے اس کی خاموشی پر چوٹ کی۔"گونگا نہیں ہوں میں آپ کو نظر انداز کر رہا ہوں"سرد تاثرات لیے اس نے کہا جوابا ًارتضیٰ نے سر کو ہلکا سا خم دیکر اپنے چہرے پر نمودار ہونے والی مسکراہٹ ضبط کی۔

"تمھیں نہیں لگتا کیا کہ انسانوں کو نظر انداز کرنے کی بجائے تمھیں اپنی پریشانیوں کو نظر انداز کرنا چاہیئے۔" نرم اور سمجھانے والے انداز میں اس نے اس لڑکے کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر ہلکا سا دباؤ دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ وہ لڑکا اپنے رویے پر شرمسار ہو گیا۔

"آپ سنے گے تو ہنسنے لگ جائے گے کہ یہ بھی بھلا پریشانی والی بات ہے کیا۔" اس لڑکے نے کسی مجرم کی طرح سر کو جھکا دیا۔ ارتضیٰ نے ایک نظر اس پر ڈالی اور اس سے اسکا نام دریافت کیا۔

"بالاج شہریار" سرمئی آنکھوں میں مایوسی لیے وہ خوش شکل لڑکا قدرے بہتر طریقے سے جواب دینے لگا۔

"ہمم!! بالاج پیارا نام ہے، مجھے ارتضیٰ کہتے ہیں۔ چلو تعارف تو گیا اب تمھارے مسئلے کی طرف آتے ہیں، تم پرسکون ہو کر بتاؤ میں یا کوئی بھی تمھارا مزاق نہیں بنائے گا۔" دوستانہ انداز لیے اب وہ پوری طرح بالاج کی طرف رخ پھیر کر بیٹھ گیا۔

"دیکھیے انکل ! اس عمر میں مجھے کمانے کی فکر تو ہے نہیں ہاں البتہ اپنے کیرئیر کی فکر ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں اور میں کچھ کر سکوں گا بھی یا نہیں۔ میری والدہ کو انجینئر بیٹا چاہیئے جبکہ والد صاحب کو پائلٹ، مگر میں یہ دونوں ہی نہیں کر سکتا۔" سر دونوں ہاتھوں میں گرائے وہ تھکے سے لہجے میں بتا رہا تھا۔

"تم کیا کرنا چاہتے ہو؟" ایک اور سوال کیا گیا۔

"پتہ نہیں! ایم سو کنفیوزڈ"

اس کی باتوں سے بالاج کو حوصلہ ملا اور اس نے خود کو کھلی کتاب کی طرح کھول کر ارتضیٰ کے سامنے رکھ دیا۔

ارتضیٰ نے اس کی تمام باتوں کے بدلے بس اتنا کہا "تمھیں خود شناس بننا پڑے گا" بالاج نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔ "خود شناسی کے بارے میں جانتے ہو؟" ارتضیٰ کے اس عام سے سوال پر بالاج نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"خود شناسی کہتے ہیں خود کو جاننا، اپنی کمزوری، اور طاقت کا پتہ کرنا، یہ جاننا کہ کونسے کام کرنے کی سکت ہم ہے اور کونسا کام ہمارے لیے ٹھیک نہیں ہے۔"

"آپ کہنا چاہ رہے ہیں کہ میں خود کو سمجھو؟؟"

"بالکل! میں تمھیں ایک کہانی سناتا ہوں" بالاج کا پورا دھیان ارتضیٰ کی طرف تھا۔

"میرے لیے تمھارا اس بات پر پریشان ہونا کوئی نئی بات نہیں ہے میں ایک ایسے لڑکے کو بھی جانتا ہوں جو اس سب کیفیت سے گزر چکا ہے فرق بس اتنا ہے کہ اس نے سمجھنے میں کافی سال لگا دیئے جبکہ تمھیں زندگی ابھی موقع دے رہی ہے۔ زندگی میں اگر سکون چاہتے ہو تو اس بات کو مقدم رکھو کہ تمھیں سکون اور خوشی کس چیز سے ملتی ہے۔ میں نے اپنی زندگی میں کئی لوگوں کو کہتے سنا ہے کہ پیسہ کمانا انسان کو خوشی اور سکون دے سکتا ہے، میرا ایسے لوگوں سے ذاتی سوال ہے کہ پیسہ تو سڑک کنارے کھڑا بھکاری بھی کما رہا ہے اور اسلام آباد، لاہور یا کسی بھی بڑی شاہراہ پر کھڑا ہونے والا بھکاری اچھا خاصا کما لیتا ہے تو کیا اس میں انہیں سکون ملتا ہے؟؟" اپنی بات کو ذرا سا وقفہ دیکر اس نے بالاج سے اس کی رائے جاننی چاہی۔

"نہیں" اس نے فوراً سے ارتضیٰ کی تصدیق کی۔

" بالکل۔ لہذا خوشی اور سکون کیلیئے خود کو جاننا ضروری ہے کہ آخر کونسا کام کرکے ہم دلی طور پر مطمئن رہ سکتے ہیں۔ اب بات کرتے ہیں اس لڑکے کی جس کی پوری فیملی ڈاکٹر تھی جس کی وجہ سے اس پر بھی اسی بات کا دباؤ تھا کہ وہ بھی ایک ڈاکٹر ہی بنے۔ منع کرنے اور شدید ذہنی دباؤ کے بعد بالآخر وہ ڈاکٹر بن بھی گیا مگر پھر بھی اسے اپنا آپ ادھورا محسوس ہوا تب اس نے خود شناسی کا سفر طے کرنے کا سوچا۔" بظاہر پارک میں موجود وہ شخص ماضی میں پوری طرح کھو چکا تھا۔"

"خود شناسی کا سفر! یہ کونسا سفر ہوتا ہے انکل؟" یہ فقرا ابالاج کے سر سے گزر گیا اس لئے اس نے پوچھنا ضروری سمجھا۔

"خود شناسی کا سفر ایک عظیم اور خوبصورت سفر ہوتا ہے، ایک ایسا سفر ہے جس سے انسان کو اپنے رویے، انداز اور افعال کا جائزہ لینے میں مدد ملتی ہے۔ ایک بہتر زندگی گزارنے کیلیئے لوگوں کو خود کا جاننا ضروری ہے۔ ہمارے یہاں کئی ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں جو کام تو کر

www.novelsclubb.com

رہے ہوتے ہیں مگر بے دلی سے جبکہ ایک خود شناس انسان اول تو وہی کام لے گا جو اس کے رویے کے مطابق ہو اور دوم ایسا کرنے سے وہ پر سکون محسوس کرے۔" خلا میں گھورتے ہوئے وہ اپنے ازلی نرم انداز میں اسے بتا رہا تھا۔

"اووو! اچھا تو پھر اس لڑکے کا کیا بنا؟"

"ڈاکٹر بن جانے کے باوجود اس نے کئی طرح کے کام کر کے دیکھے۔ مختلف سر گرمیوں میں حصہ لیا۔ آہستہ آہستہ اس پر یہ بات واضح ہونے لگی کہ جتنا پر سکون اور مسرور وہ لکھتے وقت ہوتا ہے اتنا کسی اور وقت پر نہیں۔ تب سے اس نے اپنی زندگی کو لکھنے کے لیے مختص کر دیا۔ ایسا نہیں تھا کہ یہ سب ایک آدھ دن میں ہو گیا ہو، اس سب میں اس نے اپنی زندگی کے کئی قیمتی سال لگا دیے۔ اگر وہ لڑکا کمزور ارادے کا مالک ہوتا یا پھر جو ہو گیا سو ہو گیا پر ہی یقین رکھتا تو غالباً وہ خود کو مزید برباد کر دیتا، مگر خود کو جان لینے کے بعد اسے اپنے کام میں بھی طمانیت محسوس ہوئی اور اس کا رویہ دوسرے لوگوں کے ساتھ بھی بہتر ہوا۔"

"آہا! اب سمجھ آیا یعنی آپ چاہتے ہیں کہ خود کو سمجھنے کیلیئے میں بھی خود شناسی کا سفر طے کرو؟" ارتضیٰ کی باتوں سے اسے صرف حوصلہ ہی نہیں بلکہ امید بھی ملی تھی جس کا اندازہ اس کے چہرے پر نمودار ہونے والی مسکراہٹ سے کوئی بھی لگا سکتا تھا۔

"بالکل! میں نہیں چاہوں گا کہ تم جیسا سمجھدار انسان خود کو ضائع کرے۔"

خلوص اس کے لہجے سے عیاں تھا۔

"اوکے انکل! میں وعدہ کرتا ہوں کہ اب سے میں خود کو سمجھ کر وہ کرونگا جو میرے لیے بہتر ہوا۔" شام کے سائے ہر طرف پھیل رہے تھے اسی لیے بالاج نے اٹھ کر دل سے عہد کیا۔

ارتضیٰ اس کی بات پر فقط مسکرا دیا۔ وہ جانے لگا تھا کہ اچانک پیچھے مڑ کر اس نے ایک اور سوال کیا

۔

"انکل! اس لڑکے کا نام کیا تھا؟؟" بالاج کی آنکھوں میں تجسس واضح تھا۔

"ڈاکٹر ارتضیٰ حسین۔۔۔" ارتضیٰ نے مسکرا کر جواب دیا۔ بالاج کو وہ کہانی فرضی لگی تھی اسی لیے اس نے محض ارتضیٰ کو تنگ کرنے کیلیئے یہ سوال کیا مگر جواب میں اسی کا نام سن کر

وہ حیرت میں مبتلا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد وہ حیرت مسکراہٹ میں تبدیل ہو گئی اور وہ شکریہ ادا کرتا وہاں سے چلا گیا۔

اس کو مطمئن جاتا دیکھ ارتضیٰ کے چہرے پر بھی سکون کہ لہر دوڑ گئی۔ خود کو تقریباً برباد کر کے سنبھالنے کے بعد وہ کسی اور کو اس کیفیت سے گزرتا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

گھر کی جانب جاتے ہوئے اب وہ اپنے ماضی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ کیسے اس کے گھر والوں نے اس کو سمجھنے کی بجائے اپنا فیصلہ اس پر مسلط کر دیا تھا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے کئی سال میڈیکل میں ضائع کیے، ضائع اس صورت میں کہ اس کی زندگی کا مقصد یہ نہیں تھا۔ بلاشبہ یہ ایک اچھا شعبہ تھا مگر چونکے وہ اس کے مزاج کے مطابق نہیں تھا تو اس کیلئے وہ سال ضائع ہی ہوئے تھے۔

اسے آج بھی یاد تھا کہ کئی عرصہ خود کی تلاش میں جب اسکا سامنا اپنے اندر ہی موجود ادیب سے ہوا تو کس قدر مسرور تھا، وہ کیفیت آج بھی اس کے چہرے پر مسکراہٹ لے آتی۔

www.novelsclubb.com

اسکا دل سب سے زیادہ اس کے فیصلوں میں اسکے والدین نے دکھایا تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ انہوں نے بھی بے دلی سے ہی سہی مگر اس کے فیصلے کو قبول کر لیا۔

والدین سے اولاد سب سے زیادہ توقع کرتی ہے کہ وہ انہیں سمجھے گے مگر والدین ہی ایسے حالات میں سب سے زیادہ دل دکھاتے ہیں۔ خود شناسی کے سفر میں جہاں ارتضیٰ نے خود کو حاصل کیا تھا وہی پر اس کا سامنا اپنوں کے کچھ ایسے انداز سے بھی ہوا تھا کہ اس کے بعد وہ خود کے علاوہ کسی پر بھی یقین نہیں کر سکا۔ مگر وہ اس سب سے خوش اور مطمئن تھا اور یہی اس کے لیے کافی تھا۔

اس خود شناسی کے سفر میں اسے کتنی ہی بار ایسا لگا کہ شاید وہ کچھ نہیں کر سکتا مگر چونکہ حالت سفر میں تھا اور ایسے میں منزل تک پہنچے بغیر وہ کوئی رائے قائم نہیں کر نا کر سکتا تھا۔ وہ ڈاکٹر تھا اور اسے اپنے پیشے کی نزاکت کا بھی اندازہ تھا لہذا اس نے پوری طرح سے دستبر دار ہونے کی بجائے ایسا حل نکالا جو اسے مطمئن اور اسکے گھر والوں کو راضی رکھے۔ ڈاکٹر ارتضیٰ حسین نے ادب کی دنیا میں بھی قدم رکھا اور اپنے لیے جگہ بنائی۔

ختم شد۔۔۔۔

نوٹ:-

افسانہ مکمل طور پر فرضی ہے اور اس کے کرداروں کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں، البتہ اس میں دیا جانے والا سبق حقیقت کے خاصا قریب ہے۔اس تحریر کا مقصد صرف الجھے ذہنوں کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ تحریر مصنفہ کی ذاتی ملکیت ہے اور کوئی بھی اس پر اپنا نام لگا کر شائع نہیں کروا سکتا۔

شکریہ!

Writer Name : Kanwal Amin

Instagram id: @kanwalaminofficial

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: